81994 ـ عورتوں كى مشابہت كرنے كى محبت ميں مبتلا شخص

سوال

دينى امور كا التزام اور نفل و نوافل كا خيال ركھنے، اور حسب استطاعت اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرنے والا شخص بچپن سے ہى ايك بيمارى كا شكار ہے، كہ وہ عورتوں جيسا لباس پہن كر اپنى خواہش پورى كرنے كا عادى ہے، كيا وہ اس فعل كى بنا پر گنہگار ہے ؟
دين كا التزام كرنے كى بنا پر بالفعل وہ اس بيمارى سے رك گيا، ليكن ابھى تك اس كى سوچ عورتوں كے ماتحت ہے اور ان سے مشابہت اختيار كرنے كے ساتھ منى يا مذى خارج ہونے كا امكان بھى ہے، تو كيا اس سے گناہ ہو گا ؟
اور كيا بغير انزال كے صرف افكار و سوچ سے بھى گناہ ہوتا ہے ؟
اور اگر اس كا حل شادى ہے تو كيا وہ اپنى بيوى كو بتا دے ، يا اگر بيوى موافق ہو تو كيا اس كے ساتھ مشابہت وغيرہ كر سكتا ہے ؟
آپ سے گزارش ہے كہ تفصيلى جواب ديں، اللہ كى قسم كتنى بار وہ اس سے توبہ كر چكا ہے، ليكن اس كا نفس پھر غالب آ جاتا ہے، اور غالبا وہ شہوت اس ميں صرف كر رہا ہے، ہميں معلومات فراہم كريں، اللہ كى قسم مجھے اپنے دين كا خطرہ پڑ گيا ہے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

ہمارى شريعت ميں مردوں كا عورتوں سے اور عورتوں كا مردوں سےمشابہت كرنا حرام ہے، بلكہ اس كى بہت سخت ممانعت آئى ہے، حتى كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ان افراد پر لعنت فرمائى ہے جو فطرت كى مخالفت كرتے ہيں جس پر اللہ تعالى نے انہيں پيدا فرمايا ہے.

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مردوں ميں سے عورت بننے والے مردوں اور عورتوں ميں سے مرد بننے كى كوشش كرنے والى عورتوں پر لعنت فرمائى، اور فرمايا: انہيں اپنے گھروں سے نكال كر دو "

صحيح بخارى حديث نمبر (5885).

بلاشك و شبہ مرد كا عورت اور ہيجڑا بننے كے سب سے زيادہ واضح مظہر ميں مرد كا عورتوں جيسا لباس پہننا اور عادات و حركات ميں عورتوں كى تقليد كرنا ہے.

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے عورت جيسا لباس پہننے والے مرد اور مرد جيسا لباس پہننے والى عورت پر لعنت فرمائى "

سنن ابو داود حديث نمبر (4098) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود اور امام نووى رحمہ اللہ نے المجموع (4 / 469) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے عورتوں ميں سے مرد بننے والى عورت پر لعنت فرمائى "

سنن ابو داود حديث نمبر (4099) امام نووى رحمہ اللہ نے المجموع (4 / 469) ميں اسے حسن اور علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

مناوى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اس حديث ميں جيسا كہ امام نووى رحمہ اللہ كہتے ہيں: مردوں كا عورتوں سے مشابہت اختيار كرنے كى حرمت پائى جاتى ہے، اور اسى طرح اس كے برعكس عورتوں كا مردوں سے مشابہت اختيار كرنے كى حرمت بھى؛ كيونكہ جب لباس ميں مشابہت اختيار كرنى حرام ہے، تو پھر حركات و سكنات اور اعضاء ميں تصنع اور بناوٹ اور آواز ميں مشابہت اختيار كرنا بالاولى حرام اور قبيح ہے.

اس ليے مردوں كے ليے عورتوں كے ساتھ اور اس كے برعكس عورتوں كے ليے مردوں كے ساتھ مشابہت اختيار كرنا حرام ہے، بلكہ اس فعل كى سزا ميں لعنت ہونے كى بنا پر ايسا كرنےوالا فاسق ہو جائيگا " انتہى.

ديكھيں: فيض القدير (5 / 343).

جب يہ ثابت ہو چكا تو ہميں يہ علم ہوا كہ اس قسم كے " ہم جنس پرستى " عمل اور فعل شريعت ميں حرام ہے، بلكہ يہ كبيرہ گناہ ميں شامل ہوتا ہے، اس ليے نہ تو يہ عمل خود كيا جا سكتا ہے اور نہ ہى اپنى بيوى كے ساتھ ايسا كرنا جائز ہے؛ كيونكہ جب فطرت پر اللہ تعالى نے لوگوں كو پيدا كيا ہے اس كى مخالفت كا نتيجہ ہلاكت و خرابى اور فساد كے علاوہ كچھ نہيں.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالى نے مرد میں مردانگی كی وہ صفات پیدا كی ہیں جو عورتوں كے لباس كا متحمل نہیں ہیں، اور نہ ہی عورتوں جیسے اعمال كی مشابہت اختیار كرنے كا متحمل ہیں.

بلاشك و شبہ جو شخص ہیجڑا پن اختیار كرنا چاہتا ہے، بلكہ وہ اس سے خوش ہوتا اور تفریح حاصل كرتا ہے، اور اسے اپنی خواہش پوری كرنے كا ذریعہ اور حق محسوس كرتا ہے، یقینا وہ ان مریضوں میں شامل ہوتا ہے جنہیں ڈاكٹروں نے ہم جنس پرستی كا مریض شمار كیا ہے، اور وہ اسے " fetish " كا نام دیتے ہیں، اور اس طرح كی حالت كے علاج كے لیے ان كے پاس كئی قسم كے عملی اور سلوكی پروگرام ہیں جو ایسے مریضوں كے سامنے ركھے جاتے ہیں.

اس مرض میں مبتلا شخص كو چاہیے كہ وہ نفسیاتی مرض كے ڈاكٹر كے پاس جا كر چیك اپ كروانے میں كوئی شرم محسوس مت كرے، تا كہ وہ اس بیماری كے علاج كی نگرانی كر سكے.

ہم تو صرف یہی كر سكتے ہیں كہ اسے اللہ كی یاد دلائیں، اور اس برے وسوسے سے چھٹكارے كے لیے دینی مانع اور ركاوٹ كو ایجابی اور مؤثر عامل بنائیں، اور اسے ہیجڑوں پر اللہ كی ناراضگی كو اپنے ذہن میں ركھنا چاہیے، اور یہ معلوم ہونا چاہیے كہ اللہ سبحانہ و تعالى ان كے حالات كا خوب علم ركھتا ہے، اور یہ دنیا چند دنوں كی زندگی ہے جو بہت ہی جلد بذاتہ ختم ہو جائیگی، اور بندے كے عمل اور آخرت كے لیے كوشش ہی باقی رہےگی.

اور ہم اسے یہ كہتے ہیں كہ وہ اللہ سبحانہ و تعالى سے مدد مانگے اللہ سب سے بہتر مدد كرنے والا ہے، اور پھر جب بندہ اپنی دعاء میں سچائی و صدق اور اخلاص پیدا كرے اور اللہ كے سامنے گڑگڑائے اور التجاء كرے تو اللہ تعالى بھی اس كےصدق كی بنا پر اس كی دعا قبول كرتا اور اس كی مشكل و شكایت كو دور كر دیتا ہے، لیكن دعاء میں صداقت كے لیے صدق اسباب ضروری ہیں، اور اس كے ساتھ ساتھ كوشش و صبر اور حرص بھی كرنی چاہیے تا كہ مكمل شفایابی تك پہنچا جا سكے، اور اس حرام اور بری عادت سے چھٹكارا حاصل كیا جا سكے، اور اسے اس كوشش و صبر كا اللہ تعالى كے ہاں اجر و ثواب حاصل ہو گا.

اس بیماری اور میلان نسوانی سے چھٹكارا حاصل كرنے كا سب سے بہترعلاج شادی ہے؛ جو سلیم اور حلال جنسی تعلقات قائم كرنے كا دروازہ كھولتی ہے، اس شادی كے انتظار كے لیے اسے اپنے اوقات كو عبادات اور فائدہ مند عادات میں گزارنا چاہیے تا كہ اس كا نفس خواہش اور شہوات سے بچ سكے.

اور اس كے ساتھ ساتھ اسے روزے ركھنے كی حرص و كوشش كرنی چاہیے، كیونكہ روزہ ایك ایسی چیز ہے تو ارادہ كو كنٹرول كرتا ہے، اور پھر اسی سلسلہ میں رسول كریم صلى اللہ علیہ وسلم كا فرمان بھی ہے:

" اور جو كوئی شادی كی استطاعت نہ ركھے تو اسے روزہ ركھنا چاہیے، كیونكہ یہ اس كے لیے ڈھال اور بچاؤ ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1905) صحیح مسلم حدیث نمبر (1400).

اور اس میں سب سے اہم اور ممد و معاون اشیاء میں حدود اللہ اور اللہ کے احکام کا خیال رکھنا، اور لوگوں کے ستر دیکھنے سے اپنی نظر کو محفوظ رکھنا، اور اپنے آپ کو شہوات کی تمنا کرنے سے روکے رکھنا شامل ہیں، کیونکہ حرام چیز کو دیکھنا ہی سب سے بڑی مصیبت ہے، اور یہی چیز انسان کو بری عادات کی طرف لے جاتی ہے، جو بعض ہم جنس پرست دیکھتے ہیں.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کیونکہ نظر بہت خطرات پیدا کرتی ہے، پھر (حرام دیکھنا) سوچ میں خطرات پیدا کرتی ہے، اور شہوت کی سوچ بھی لاتی ہے، اور پھر اس کے بعد اراد شہوت کو پیدا کرتی ہے، اور پھر یہ قوی ہو کر پختہ عزم بن جاتی ہے، جس کی بنا پر برا فعل واقع ہو جاتا ہے، اور کوئی ایسی چیز ضرور ہونی چاہیے جس سے کوئی مانع ضرور ہونا چاہیے، اسی سلسلہ میں کہا گیا ہے:

نظریں نیچی رکھنے پر صبر کرنا، اس کے بعد پہنچنے والی تکلیف سے زیادہ آسان ہے " انتہی.

دیکھیں: الجواب الکافی (106).

اور یہ بھی علم میں ہونا چاہیے کہ اس قسم کی ہم جنس پرستی کا سوچنا لازم اور ضرور اس پر عمل کرنے کنطرف لے جاتا ہے، اس لیے اسے ایسی سوچ سے دور رہنا ضروری ہے، بلکہ وہ اپنی اس لذت کو مباح طریقہ سے اپنی بیوی سے حاصل اور پوری کرے اور اسے اس بری عادت کے ساتھ پوری کرنے پر معلق نہیں رکھنا چاہیے، کیونکہ یہ شیطانی وسوسہ ہے، اور بلاشك و شبہ سب سے زیادہ اور پوری لذت وہی ہے جو اس فطرت کے موافق ہے جس فطرت پر اللہ تعالی نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی صحیح راستے کنطرف راہنمائی فرمائے.

واللہ اعلم .